



www.mushahidrazvi.wordpress.com

لَيْكَةُ الْقَدْرِ حَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝

شب قدر کے فضائل اور سورۃ القدر کی تفسیر پر مشتمل پُر اثر اور دل کش مثنوی

عشرف المحجاس

☆ رشحاتِ خامۂ عنبریں ☆

سید الخلفاء مفتی سید عبدالقناح حسینی قادری گلشن آبادی

عرف سید اشرف علی گلشن آبادی قدس سرہ (م ۱۳۲۳ھ)

☆ ترتیب و تسہیل ☆

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

www.barkaatlibrary.blogspot.in

تفصیل اشرف المجالس

| | |
|-------------------|--|
| نام کتاب : | اشرف المجالس |
| مصنف : | مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی |
| صنف : | شاعری/تفسیر |
| ترتیب و تسهیل : | ڈاکٹر محمد حسین مٹا پدرضوی، مالیگاؤں |
| سال اشاعت : | ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۵ء |
| تعداد : | ۱۰۰۰ |
| صفحات : | ۴۰ |
| کمپیوٹر کمپوزنگ : | ابوالمصفا نوری |
| طباعت : | چشتیہ پرنٹنگ پریس، ناسک شریف |
| ہدیہ : | |

ملنے کے پتے

جامعہ اہل سنت صادق العلوم

گھاس بازار، ناسک شریف، پن۔ 422001

شاہجہانی مسجد

جی، پی، او، روڈ، ناسک شریف، مہاراشٹر

انتساب

اُن متلاشیانِ حق کے نام
جو اپنے دکھوں کا علاج
قرآنِ حکیم میں تلاش کرتے ہیں

اور

سرورِ کائنات ﷺ کی محبت و عظمت کو
اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔

مُشاہدہ

حرفے چند

حضرت مولانا مفتی مشتاق احمد قادری عزیزی امجدی صاحب قبلہ
(استاذ و مفتی جامعہ صادق العلوم و خطیب و امام شاہ جہانی مسجد، ناسک)

سید الخلفاء حضرت مفتی سید عبدالفتاح حسینی قادری گلشن آبادی عرف سید اشرف علی گلشن آبادی
قدس سرہ (م ۱۳۱۳ھ) کا شمار برصغیر کے اُن اکابر علماء میں ہوتا ہے۔ جن کے وجود مسعود سے
چودھویں صدی کو فخر و اعزاز حاصل تھا۔ آپ امام اہلسنت بھی ہیں، اور مجاہدِ سنیت بھی۔ آپ کے دم
قدم سے ناسک اور اس کے اطراف میں عقیدہ اہل سنت خوب پھلا پھولا، اور آپ جیتے جی اس کی
آبیاری کا مؤمنانہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ بیک وقت بہت ساری خوبیوں کے حامل تھے۔ نثر و نظم دونوں ہی میدانوں میں آپ
نے اپنا علمی نقش چھوڑا ہے۔ درجنوں کتب و رسائل آپ کی یادگار ہیں۔ جن میں سے چند ایک منظر
عام پر آچکی ہیں۔ پیش نظر رسالہ ”اشرف المجالس“ آپ کے موئے قلم سے نکلی ہوئی سورۃ القدر کی
منظوم تفسیر ہے جو مثنوی کے روپ میں آپ نے قلم بند فرمائی۔ مثنوی ”اشرف المجالس“ ۱۰/۱۰۰
گوشتوں پر مبنی ۸۷۴ اشعار پر مشتمل ہے۔ اخیر میں الوداع ماہ رمضان شامل ہے۔ یہ پوری
مثنوی مستند کتب تفاسیر و احادیث سے ماخوذ مضامین سے آراستہ ہے۔ یہ مثنوی ہر لحاظ سے ایک
اعلیٰ ادبی شاہ کار قرار دی جاسکتی ہے۔

پیش نظر رسالہ ”اشرف المجالس“ کی ترتیب و تسہیل کا فریضہ خیر محترم جناب ڈاکٹر محمد حمین
مٹھادہ رضوی (مالیگاؤں) نے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ آپ نے اس کے مشکل الفاظ
کے معنی و مطلب بھی درج کیے ہیں۔ ساتھ ہی ”اشرف المجالس“ کے قدیم رسم الخط اور املا کو باہم
مشورہ کے تحت جدید املا سے تبدیل کرنے میں بڑی محتاط پسندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہم اُن کے شکر

گزار ہیں۔ ساتھ ہی دعا گو ہیں اللہ ان کو سلامت رکھے۔ (آمین)

ڈاکٹر مشاہد رضوی ملک ہند کے جواں سال محقق و مصنف اور ادیب و ناقد ہیں۔ آپ دین دار، قدردال، خوش اخلاق اور دیگر خوبیوں کے جامع ہیں۔ ان کی اب تک چالیس سے زائد کتب و رسائل منظر عام پر آ کر قبولیت کی سوغات وصول کر چکی ہیں۔ موصوف نے ماضی قریب میں تاج دار اہل سنت سرکار مفتی اعظم عالم و اسلام حضور مفتی مصطفیٰ رضا نوری بریلوی علیہ الرحمہ کی شاعری پر محققانہ مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ جس پر جماعت اہل سنت کی طرف سے ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

”اشرف المجالس“ کی ترتیب و تسہیل میں جناب ڈاکٹر مشاہد رضوی نے بڑی عرق ریزی اور جاں فشانی سے کام لیا ہے۔ کمپوزنگ، سیٹنگ، پروف ریڈنگ میں کافی احتیاط کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اگر پھر بھی کہیں کوئی غامی نظر آئے تو مطلع کریں۔

اہل ناسک نے اپنے مقتدا اور پیشوا حضرت عبدالفتاح گلشن آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی اس اہم شرعی تصنیف کی اشاعت میں فراخ دلی کا مظاہرہ کیا۔ ہم ان کے شکر گزار اور دعا گو ہیں کہ اللہ ان کے رزق حلال میں وسعت و برکت عطا فرمائے۔ آمین، بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا

مشتاق احمد قادری عزیزی امجدی

خادم جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد

و خطیب و امام شاہ جہانی مسجد، مصطفیٰ باغ، شالیمار، ناسک شریف، مہاراشٹر 422001

M : 9890165332

کلمہ تعارف

ناسک کی سرزمین صدیوں سے علم و ادب اور دین و دانش کا مرکز رہی ہے۔ اس کی خاک کیمیا اثر سے نہ جانے کتنے ذرے رشک آفتاب و مہتاب ہوئے ہیں، جن کی فیض بخش کرنوں نے برصغیر کے اطراف و اکناف کو نور ایمان و یقین سے منور و مچلی کیا۔ خوش عقیدگی کے اسی مرکز ناسک کی ایک ذات متودہ صفات کا نام ہے مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی۔ جن کی مایہ ناز اور گراں قدر تصنیفات و تالیفات نے حقیقی معنوں میں اسلام کے گلشن میں لہلہاتی فصیلیں اگا کر اس کو سرسبز و شاداب کیا ہے۔

علامہ برصغیر کے اُن اکابر علما میں تھے جن کے وجود سے چودہویں صدی کو فخر و اعزاز حاصل تھا۔ آپ امام اہلسنت بھی ہیں، اور مجاہدِ سنیت بھی۔ آپ کے دم قدم سے ناسک اور اس کے اطراف میں عقیدہ اہل سنت خوب پھلا پھولا، اور آپ جیتے جی اس کی آبیاری کا مؤمنانہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔

آپ کا اسم گرامی عبدالفتاح اور عرفیت سید اشرف علی ہے۔ آپ مذہباً حنفی اور مشرباً قادری ہیں جب کہ نسباً حسینی سادات ہیں، آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: ”سید عبدالفتاح بن سید عبداللہ حسینی قادری پیرزادہ گلشن آبادی، بن سید شمس الدین، بن زین العابدین، سید محی الدین، بن سید عبدالفتاح، بن سید شیر محمد، بن سید محمد صادق شاہ حسینی الخ، قدس اللہ اسرار، ہم۔“

آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۳۴ھ میں علم و فضل اور زہد و تقویٰ کے مرکز ایک دین دار گھرانے میں ہوئی۔ جب کہ آپ کی وفات ۱۵/ صفر ۱۳۲۳ء کو ممبئی میں ہوئی، اور وہیں مشہور و معروف مینارہ مسجد کے بیس منٹ (Basement) کے سمت مغرب میں سپردِ خاک کیے گئے۔ حسینی سادات ہونے کی وجہ سے علاقہ دکن میں آپ کا خاندان پیرزادہ خاندان کہلاتا تھا پورے خطے میں آپ کے گھرانے کو احترام و عقیدت سے دیکھا جاتا تھا۔ ابتدائی تعلیم گھر کے روحانی اور علمی ماحول میں ہوئی۔ آپ کے اندر علم حاصل کرنے کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، یہی وجہ ہے کہ علم کے شوق نے آپ کو کبھی گھر بیٹھنے نہیں دیا۔ جب بھی موقع ملتا علاقے کے علما و مشائخ سے اکتسابِ علم و فیض کے لیے نکل جاتے۔ نیز آپ نے حصولِ علم و فقہ کے سلسلے میں دور دراز کا سفر بھی اختیار

فرمایا۔ آپ کے معروف اساتذہ میں کچھ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت سید میاں سورتی، مولوی شاہ عالم بڑودوی، مولوی بشارت اللہ کابلی، مولوی عبدالقیوم کابلی، مولوی بدرالدین کابلی، محمد عمر پشاوری، مولوی اشرف آخوندزادہ، مولوی محمد صالح بخاری، مولوی محمد اسحق محدث دہلوی، مفتی عبدالقادر تھانوی، مولانا غلیل الرحمن مصطفیٰ آبادی، مولانا فضل رسول عثمانی بدایونی، مولوی محمد اکبر کشمیری، اور حضرت مولانا معلم ابراہیم باکظہ وغیرہ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ (تذکرہ علمائے ہند مترجم: ۲۷۲، ۲۷۳)

ان عظیم و جلیل بارگاہوں سے آپ نے کتب درسیہ کا فیض لیا۔ معقول و منقول میں مہارت و حداقت پیدا کی۔ خصوصاً علوم فقہیہ اور صرف و نحو میں تبحر حاصل کیا۔ ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۸ء میں امتحان سے فارغ ہوئے اور مفتی کی سند حاصل کی۔ پھر ۱۲۷۱ھ/۱۸۵۶ء میں عدالت دھولیہ ضلع خاندیس میں منصب افتا پر فائز ہوئے، جہاں صاحبان حج و منصفان و صدر امین و قاضی وغیرہ کے محکموں اور عدالتوں سے ہر سال خصومات و نکاح و طلاق و میراث و ہبہ و وصیت وغیرہ کے تعلق سے سینکڑوں سوال و استفتا آتے رہے، جن کے ثانی و کافی جوابات فقہی متون کی روشنی میں علامہ دیتے رہے۔ ان مسائل و استفتا کے مسودوں سے کئی دفتر تیار ہوئے۔

آپ نے درس و تدریس کی محفل بھی آراستہ فرمائی اور منصب تدریس پر فائز رہتے ہوئے نہ جانے کتنے تشنگانِ علوم و فنون کو عرصہ دراز تک سیراب کیا۔ ۱۲۸۳ھ میں سرکاری الفنسٹن کالج و ہائی اسکول بمبئی میں عربی و فارسی کے استاد مقرر ہوئے، اور یہاں بھی آپ نے اوقاتِ درس کے علاوہ جم کے خدمت دین انجام دی۔ آپ کے تلامذہ و مستفیدین کی تعداد خاصی ہے، جن میں بعض ممتاز یہ ہیں: مولوی سید نظام الدین، شیخ قطب الدین، قاضی سید بچو میاں خاندیسی وغیرہ۔

آپ کی خدماتِ جلیلہ کے اعتراف میں انگریزی حکومت نے آپ کو جسٹس آف پیس (Justice of Peace) اور خان بہار کے خطاب و اعزاز سے نوازا۔ حکومت کی یہ مہربانی آپ برداشت نہیں کر سکے اور سارے مراتب و مناصب سے مستعفی ہو کر گلشنِ آباد (ناسک) میں آ کر فروکش ہو گئے، اور یکسو ہو کر خدمت دین متین میں جٹ گئے۔

آپ خوش خوراک، خوش پوشاک، بامروت، باوضع، اور پیکر اخلاق و وفا تھے۔ چھوٹے بڑے ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ بزرگوں کے ساتھ آپ کی عقیدت دیدنی تھی۔ تقویٰ و طہارت، اور لطافت و نفاست آپ کی گھٹی میں پڑی تھی۔ خدا ترسی، ہم دردی اور منکسر المزاجی کے پیکر مجسم تھے۔ حق گوئی و بے باکی آپ کا نشان امتیاز تھا۔ حق کے معاملے میں آپ نے کبھی کسی مداخلت سے کام نہیں لیا۔ اور اس سلسلے میں لومۃ لائم کو کبھی آڑے نہ آنے دیا۔

آپ نے تادریست علم و فن کی خدمت انجام دی۔ احقاق حق اور بطل باطل کے لیے اپنا لمحہ لجمہ بسر کیا۔ نثر و نظم دونوں ہی میدانوں کے ایک مہتمم بالشان شہسوار کی حیثیت سے آپ اپنے عہد میں مرکزی مقام کے حامل تھے۔ آپ کے فتاویٰ و کے مجموعہ ”جامع الفتاویٰ“ سے آپ کی فقہی بصیرت و بصارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کی دیگر کتب و رسائل کا مطالعہ کرنے کے بعد ان کے معاصر علما نے انھیں ”امام اہل سنت“ اور ”مجاہد سنیت“ جیسے خطاب سے یاد کیا۔

آپ کی پوری زندگی درس و تدریس اور وعظ و خطابت کی نذر ہو گئی۔ علم و فضل کے لحاظ سے آپ کا مقام معاصرین میں امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ کامیاب مدرس و فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بے مثال خطیب اور زور دہم مصنف و محقق بھی تھے۔ عربی و فارسی اور اردو میں کئی درجن کتابیں آپ کے نوک قلم سے نکلیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں: تحفہ محمدیہ، تاریخ الاولیاء (دو جلدیں)، جامع الفتاویٰ (چار جلدیں)، دولت بے زوال و برکت حال و مآل، کلید دانش (فارسی)، کلید دانش (اردو)، مرغوب الشعراء، تاریخ انگلستان، تاریخ افغانستان، تاریخ روم، الباقیات الصالحات فی مولد اشرف المخلوقات، رحمۃ للعالمین، فیض عام، اشرف المجالس، صد حکایات..... مجامع الاسماء، فارسی آموز (دو حصہ)، تشریح الحروف، تعلیم اللسان، خزانۃ العلوم (دو جلدیں)، اشرف القوانین، خزانۃ دانش، تحفۃ المقاتل، اشرف الانشاء، خلاصہ علم جغرافیہ، جغرافیہ عالم، مصادر الافعال۔ تحفۃ المقاتل، عربی بول چال..... مناظرہ مرشد آباد، تحفۃ الموحدین، اظہار الحق، تحفۃ عطرین، تائید الحق..... دیوان اشرف الاشعار، توشہ عاقبت، ترجمہ قصیدہ بردہ، وغیرہ۔

آپ نے نثر و نظم دونوں ہی میدانوں میں اپنے جوہر بکھرے اس وقت آپ کے ہاتھوں کی زینت بنی ہوئی آپ کے موئے قلم سے نگلی ایک شاہ کار مثنوی ہے جو کہ شب قدر کے فضائل اور سورۃ القدر کی تفسیر پر مشتمل ایک پُر اثر اور معلومات افزا مثنوی ہے۔ یہ مثنوی آپ کے دیوان اشرف الاشعار کے اخیر میں شامل ہے۔

مثنوی اس نظم کو کہتے ہیں جس میں شعر کے دونوں مصرعے میں قافیہ آئے اور ہر شعر کے دونوں مصرعوں کے قافیہ الگ الگ ہوں۔ مثنوی کے عناصر یہ ہیں۔ (1) حمد و نعت (2) مدح فرماں رواے وقت (3) تعریف شعر و سخن (4) قصد یا اصل موضوع (5) خاتمہ۔ بہت سے مثنوی نگاروں نے ان روایتی پابندیوں سے انحراف کیا ہے۔ حمد و نعت جس کا التزام عام طور سے شعرا کرتے ہیں، میرا اور سودا کی ہجو یہ مثنویاں ان سے بھی خالی ہیں۔ جہاں تک مثنوی کے مضامین اور موضوعات کا تعلق ہے تو اس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ مذہبی واقعات، رموز تصوف، درس اخلاق، داستانِ حسن و محبت، میدان کارزار کی معرکہ خیزی، بزم طرب کی دل آویزی، روماتِ شادی، مافوق الفطرت کے حیرت زا کارنامے سبھی کچھ مثنویوں کا موضوع ہیں۔ اس طرح مثنوی کے مضامین میں بڑی وسعت اور ہمہ گیری ہے۔

پیش نظر مثنوی ”اشرف المجلد“ میں حضرت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ نے مثنوی کے اصولوں کا لحاظ بھی کیا ہے اور کہیں کہیں روایات سے ہٹ کر اپنے مخصوص علمی انداز میں بات کو مستحکم اور توانالب و لہجے میں پیش کیا ہے۔ آپ نے یہ مثنوی ۱۵ رمضان المبارک ۱۲۸۹ھ جمعۃ المبارک کو مکمل کی جس کا اظہار آپ نے یوں فرمایا ہے۔

ہوئی ہے ختم یہ مجلس یہاں پر ہے پندرہویں مہ رمضان کی خوشتر

ہے بارہ سو آن اتنی سال ہجرت بھی ہے روزِ جمعہ باشانِ رحمت

واضح ہونا چاہیے کہ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ اردو اپنے تشکیلی عہد سے گزر رہی تھی، جب اردو کو ہندی اور ہندوی کہا جاتا تھا۔ لہذا مثنوی کی زبان میں فارسی کے ساتھ ساتھ ہندوی/ہندی اور علاقائی بولیوں کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی کہیں کہیں مجمع الجمع کا استعمال بھی کیا گیا۔ اور بعض مقامات پر اس عہد کے رسم الخط کے اعتبار سے املا میں کچھ الفاظ اصل نسخے میں جس طرح درج تھے ان کا ملادور جدید کی طرز پر کر دیا گیا ہے۔

مثنوی ”اشرف المجالس“ ۱۰ ذیلی گوشوں پر مبنی ۴۷۸ اشعار پر مشتمل ہے۔ مثنوی کی روایت کے مطابق اس میں حمد و نعت اور مناجات کا دل کش گوشے سے مثنوی کا آغاز ہوتا ہے۔ ”مثنوی در بیان مجلس شب قدر“ عنوان کے تحت مثنوی کا دروازہ سخن حمد باری تعالیٰ سے وا ہوتا ہے۔ شاعر محترم کے موئے قلم سے نکلی ہوئی حمد اللہ رب العزت کی تعریف و توصیف کے ساتھ ساتھ اس کے اختیارات و تصرفات کا اظہار کرتی ہے، حمد ہی کے جلو میں نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دل کش لہلہاتی فصل کھلاتے ہوئے حضرت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ نے آقائے کریم ﷺ کی مدح و ثنا کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی آل و اصحاب کا تذکرہ خیر بھی فرماتے ہیں، جس سے آپ کی شہرہ آفاق خوش عقیدگی مبرہن ہوتی ہے۔

”مناجات“ عنوان کے ذیل میں ۷ اشعار پر مشتمل مختصر مگر پُر درد اور جامع انداز دعا آپ کی قادر الکلامی کے ساتھ ساتھ ایمجاز و اختصار میں جامعیت کی خوبی کو عیاں کرتی ہے۔ یہاں آپ نے اللہ کریم سے شفع دوسرا ﷺ کی شفاعت کی طلب بھی کی ہے جس سے آپ کے عقیدے کی عکاسی ہوتی ہے۔ بعد ازاں ”سبب تالیف کتاب“ عنوان کے تحت ۲۴ اشعار ہیں۔ جن میں آپ نے اس مثنوی کے قلم بند کرنے کا سبب بیان فرمایا ہے۔ کہتے ہیں۔

مجھے اک رات ہاتف نے جگایا محبت سے یہ خوش مژدہ سنایا
کہاں تک عمر دنیا کی طلب میں تُو کھوتا ہے پڑا عیش و طرب میں
ادا کر شکر، پڑھ تفسیر قرآن سنا سب مومنوں کو قدرِ ایماں
ہوا اس مژدہ غیبی سے ہشیار پڑھا میں قدر کی سورت کو یک بار
لکھا تفسیر اس کی نظم میں تب کہ سننے سے تُو سمجھے قدر ہر شب

حضرت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ نے اس مثنوی میں ہاتف غیبی کے اشارے سے سورۃ القدر کی منظوم تفسیر اور شب قدر کے فضائل و محاسن قلم بند فرماتے ہوئے جن کتب و رسائل سے استفادہ کیا اس کا بھی ذکر ”سبب تالیف کتاب“ کے گوشے میں کر دیا ہے، جن میں حسینی، عزیز، جواہر، جلالین، بیضاوی، جامع، کرنی، رحمانی، لامح، غنیہ طابین، مفتاح الجنان، شعبی، مشکوٰۃ، وغیرہ کتب قابل ذکر ہیں۔

”سبب تالیف کتاب“ بیان کرنے کے بعد حضرت اشرف گلشن آبادی کاموے قلم ”آغاز تفسیر سورۃ القدر“ کی طرف رواں دواں ہوتا ہے۔ ۴/ اشعار میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کو نظم کرتے ہوئے ”سورۃ القدر“ عنوان کے تحت سورۃ القدر کے شان نزول کو تفصیل کے ساتھ ۹۴/ اشعار میں قلم بند فرمایا ہے۔ اس میں تفاسیر اور کتب احادیث سے مستند روایات کو شعری بیکیں میں بڑی خوب صورت اور فن کارانہ مہارت سے ڈھالنے میں حضرت اشرف گلشن آبادی مکمل طور پر کامیاب و کامران دکھائی دیتے ہیں۔

شان نزول بیان کرنے کے بعد آپ نے سورۃ القدر کی پانچوں آیات طیبہ کی جدا جدا تفصیلی منظوم تفسیر لکھی ہے۔ جس میں شعری حسن تو ہے ہی ساتھ ہی علم و فضل کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر بھی موج زن ہے۔ سورۃ القدر کی تفسیر کے اس منظوم گوشے کا تجزیہ نہ کرتے ہوئے براہ راست قارئین کو دعوت مطالعہ دیتا ہوں۔

اخیر میں حضرت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی کے خامہ مشک بار نے ایک پردہ درد اور دل آویز ”الوداع رمضان المبارک“ لکھا ہے۔ صنف خمس میں مرقومہ اس الوداع کی زیریں رو میں پنہاں کر بیہ آہنگ قاری و سامع دونوں کو ماہ رمضان کی جدائی کے سبب درد و غم سے ہم کنار کرتا ہے۔ سلاست و روانی اور ترنم و نغمگی کے ساتھ ساتھ شعری و فنی محاسن سے لبریز حضرت اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ کا مرقومہ اس الوداع کا پیرایہ زبان و بیان عصر جدید کے شعرا سے کہیں ممتاز دکھائی دیتا ہے۔ ذیل میں چند بند نشانِ خاطر فرمائیں۔

کس کی رخصت کا یہاں سامان ہے کس کی فرقت سے یہ دل حیران ہے
جس میں ہے نازل ہوا قرآن ہے ماہِ رحمت یہ ماہِ رمضان ہے

الوداع اے ماہِ رمضان الوداع

تیس دن کا تھا تو مہمان الوداع

کیا خوشی تھی جس کے آنے کی یہاں شاد و خرم سب ہوئے تھے مومنان

مسجدیں آراستہ دل شادماں شہر رمضان الذی تھا بر زبان

دل لگا کر جلد رخصت کر گئے

داغِ فرقت دل پہ کیا کیا دھر گئے

روزہ داروں کو پریشاں کر چلے سینہ بریاں ، چشم گریاں کر چلے
مسجدوں کی زیب ویراں کر چلے مغفرت کا خوب ساماں کر چلے

روزِ محشر سمتِ جنت کے بلاؤ

چہرہ تم حضرت سلامت پھر دکھاؤ

حضرت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ کے دیوان اشرف الاشعار کو پیرزادہ سید فرقان علی صاحب (ناسک) نے راقم کو اس امید کے ساتھ عنایت کیا کہ اس کی ترتیب و تہذیب کی جاسکے۔ راقم ان کا شکر گزار ہے کہ انھوں نے اس کام کے لیے مجھے منتخب کیا۔ یہ مثنوی ”اشرف المجالس“ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی آپ کا دیوان اشرف الاشعار بھی نذر قارئین کیا جائے۔ اس موقع پر اپنے محب گرامی وقار حضرت علامہ افروز قادری چریا کوٹی کا ذکر نہ کرنا نا انصافی ہوگی۔ آپ نے حضرت مفتی سید عبدالفتاح عرف سید اشرف علی گلشن آبادی علیہ الرحمہ کی سوانح عنایت کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ ناچیز ان کے لیے سراپا لشکر طراز ہے۔ حضرت مفتی مشتاق احمد قادری امجدی (استاذ جامعہ اہل سنت صادق العلوم، ناسک) کا میں بے حد ممنون و متشکر کہ اُن کے حوصلہ بخش کلمات اور نوازشات مجھے ہمت دیتی رہتی ہیں۔ جن احباب نے ”اشرف المجالس“ کی اشاعت میں حصہ لیا اللہ ان کو اجر عظیم بخشے۔ (آمین) کمپوزنگ وغیرہ میں کوئی خامی ہو تو ضرور مطلع کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کی جاسکے۔

(ڈاکٹر) محمد حسین مُشاہد رضوی

سروے نمبر ۳۹، پلاٹ نمبر ۱۳، نیا اسلام پورہ، مالیگاؤں (ناسک)

۲۲/ذی الحجہ ۱۴۳۶ھ/۷ اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز بدھ، یوم ولادت حضور مفتی اعظم ہند

09021761740/09420230235

mushahidrazvi79@gmail.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَبِهِ نَسْتَعِينُ

أَشْرَفُ الْمَجَالِسِ

مثنوی در بیان مجلس شب قدر

خدا کو حمد ہے جملہ سزاوار ✽ بنایا جس نے سب افلاک سیار
ستاروں سے دیا زینت سما کو ✽ زمیں کو زیب ہے انساں سے دیکھو
چراغِ روز ہے قندیلِ خورشید ✽ جہاں میں روشنی سے روز ہے عید
لگایا مشعلِ مہتاب در شب ✽ چراغانِ فلک سارے کو اکب
کیا ہفتے میں روزِ جمعہ افضل ✽ شبِ جمعہ کو سب راتوں میں اکمل
مہینا چاند سے آغاز کر کر ✽ بنایا تیس دن اُس میں مقدر
کیا بارِ مہینے کا جواک سال ✽ بزرگی دی مہِ رمضان کو ہر حال
رکھا ہے اس میں پنہاں لیلۃ القدر ✽ بلال ہوتا ہے جس کے شوق میں بدر
قدر سمجھے کوئی گر شبِ قدر کی ✽ تو ہر شب پاوے نعمتِ شب قدر کی
طفیلِ احمد مختار اس جا ✽ دیا حق نے یہ رضاں کا مہینا
سبب سے جس کے سب عالم بنا ہے ✽ اُسی سے عرش و کرسی کی بنا ہے
وہی مختار ہے سارے جہاں کا ✽ مہِ انور زمین و آسماں کا
نہ ہوتا وہ اگر عالم میں موجود ✽ تو رہتے جسم و جاں معدوم و مفقود
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیشواے انبیا ہیں ✽ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رہ نماے اولیا ہیں

کواکب: کوکب کی جمع، روشن سے ستارے
مہِ انور: چمکتا چاند
معدوم: مٹایا ہوا
مفقود: کھو یا ہوا

افلاک: فلک کی جمع، آسمانوں
سما: آسمان
قندیلِ خورشید: مراد، سورج
مشعلِ مہتاب: مراد، چاند

حلیب خاص مختارِ خدائی ✽ نہیں احمدِ احد میں ہے جدائی
فقط اک میم کا پردہ پڑا ہے ✽ سرِ ملکِ ملک جس سے بنا ہے
وسیلہ پاسِ حق کے ہیں محمد (ﷺ) ✽ شفیع حشر محبوب و مجدد
دروداں دمبدم ہوں حق کی اُن پر ✽ انھیں کی آل اور اصحاب سب پر
کسے طاقِ لکھے توصیف اُن کی ✽ خدائی ہے بھی تعریف اُن کی
ہیں ارکاںِ خانہ دیں کے مقرر ✽ ابوبکر و عمر، عثمان، حیدر
بتولِ پاک اور حنین پہچان ✽ نبی کے باغ کے گلہائے خندان
ہدایت کے چمن کے سروِ شاداب ✽ ہیں انصار و مہاجر آل و اصحاب
سبھوں پر ہووے نازلِ رحمتِ حق ✽ نبی کے دین کے رہبر ہیں مطلق
وسیلے سے انھیں کے ہوا حباب ✽ دعا اشرف کی اے فیاضِ رحمت

مناجات

خداوندِ اکرمِ کارِ ساز ✽ رحیمِ رازِ قہرِ بندہ نوازا
طفیلِ مصطفیٰ روشنِ نظرِ دے ✽ دکھیں انوارِ رحمتِ شبِ قدر کے
طفیلِ ماہِ رمضان المبارک ✽ دلا آسودگی فیضِ تبارک
دلا ہم کو طفیلِ لیلۃِ القدر ✽ گلستانِ عدن میں جنتِ صدر
کرم سے اپنے کر عفو گناہاں ✽ نہ کر محشر میں ہم کو زار و گریاں
غضبِ پتیرے رحمت کی ہے سبقت ✽ کرے مغفور سب احمد کی اُمت
ہوا اشرفِ بندہٗ مسکین بے ساز ✽ محمد (ﷺ) کی شفاعت سے سرفراز

گلستانِ عدن: جنت کے باغ
جنتِ صدر: بلند رتبہ جنت
عفو گناہاں: گناہوں کی معافی
زار و گریاں: رونا

مجدد: بزرگ
گلہائے خنداں: مسکراتے پھول
اجابت: قبول
فیاضِ رحمت: مراد، رحمتیں لٹانے والا، اللہ کریم

سبب تالیف کتاب

- مجھے اک رات ہاتھ نے جگایا * مجت سے یہ خوش مرثدہ سنایا
کہاں تک عمر دنیا کی طلب میں * تو کھوتا ہے پڑا عیش و طرب میں
ادا کر شکر، پڑھ تفسیر قرآن * سنا سب مومنوں کو قدرایماں
تجھے شب کی قدر کچھ بھی خبر ہے * نہ سو غافل کہ یہ شب، شب قدر ہے
قدر کی قدر بہر یادگاری * تو لکھ، تا پاوے قدر کامگاری
ہوا اس مرثدہ غیبی سے ہشیار * پڑھا میں قدر کی سورت کو یک بار
وہ سورۃ کیا ہے اک دریاے پُر آوج * بھری رحمت ہے اس میں موج در موج
لکھا تفسیر اس کی نظم میں تب * کہ سننے سے تو سمجھے قدر ہر شب
جو تفسیریں تھیں حاصر، اُن کو لے کر * ”حسینی“ اور ”عزیزیہ جواہر“
”جبالین“ اور ”بیضاوی“ و ”جامع“ * لیا ”کرنی“ و ”رحمانی“ و ”لامع“
لکھا پھر شب قدر کا سارا حوال * حدیثوں سے مطابق کر کے فی الحال
میں ”غنیہ طالین“ کو بھی رکھا پاس * ملے غوث الوری سے دل کی آس
”مفتاح الجنان“، ”شعبی“ و ”مشکات“ * لکھا ہے مختصر سب سے روایات
عروس فکر کا تھا حُسن تازی * کیا ہندی میں اس کی حبلہ سازی

دریاے پُر آوج: یہاں مراد، بڑی شان و عظمت والی
عروس فکر: سوچ کی دہن، یہاں مراد، اچھی سوچ
تازی: عرب نژاد، یہاں مراد، عربی
حبلہ: دہن کا پردہ
حبلہ سازی: یہاں مراد، سجانا

ہاتھ: آواز دینے والا
خوش مرثدہ: خوش خبری
عیش و طرب: آرام و آسائش، بے فکری
کامگاری: کامیابی
مرثدہ غیبی: غیبی خوش خبری

گل و میوے سے مَور و پُڑ لٹایف * بنایا ہند کو بُستانِ طایف
 پڑھے اس کو، سُنے دل سے جو، خوش ہو * خدارکھے جہاں میں شاد اُس کو
 تمیزِ نظم اور تفسیرِ آیات * مبین اور مفصل کی روایات
 کہاں لکھنے کی ہے طاقتِ قلم کو * کرے منظوم ہر حکم و رقم کو
 قصورِ ہمت و کاسدِ قماش * مری ہی فسر نادانی سے ناشی
 اگر دانا خطا کو دیوے اصلاح * تو ہووے تازگی در جسم و ارواح
 نہ دیکھے خوردہ ہیں جز نقطہ عیب * کہ پردہ لفظ ہے بر معنی غیب
 پسند آوے کسی کو گر کوئی بات * دعاے خیر سے وہ پاوے حسنات
 خدا اشرف کو دے توفیقِ احساں * ملے شبِ قدر کا فیض در خشاں
 محمد (ﷺ) پر پڑھو صلوات ہر بار * شفاعت ہو نبی کی، حق کا دیدار

آغازِ بیانِ تفسیرِ سورۃ القدر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کروں آغازِ نامِ حق سے یہ بات * کہ ہے حُمن بندوں پر وہ دن رات
 مطیعوں، منکروں کو دے وہ روزی * کرے نیکوں، بدوں کی جاں فروزی
 رحیم ایسا کہ ہو رحمت بہ محشر * سبھی ایمان داروں پر مقرر
 نہ کافر کو ملی جنت کی نعمت * وہ دوزخ میں رہے پائے عقوبت

| | |
|---------------------------|-------------------------|
| بُستانِ طائف: طائف کا باغ | ناشی: نو پیدا |
| مبین: بیان کیا ہوا | حسنات: بھلائیاں |
| مفصل: تفصیل | جاں فروزی: جان کا چمکنا |
| قصورِ ہمت: کمزور ہمت | عقوبت: سزا |
| کاسدِ قماش: کھوٹا سامان | |

سُورَةُ الْقَدْرِ

| | | |
|--------------------------------|---|--------------------------------|
| لکھی ہیں راویوں نے یوں حکایت | ✽ | کہ یہ نازل ہوئی مکے میں سورت |
| ولیکن اس میں ہے تبیانِ اجمال | ✽ | سبھی اولادِ اسرائیل کا حال |
| مدینہ میں بیاں ہو قصہ اُن کا | ✽ | بنا منبر بھی رضاں میں ہوا تھا |
| ہیں اس کے تیس کلمے پانچ آیات | ✽ | ہیں اک سو بار اس کے حروفات |
| بہت تنزیل میں اسباب پہچان | ✽ | یہ پہلانا نازل ہونے کا سبب جان |
| کہ یک دن شاہِ مرسل، صدرِ اجمال | ✽ | بیاں کرتے تھے یوں شمعوں کا حال |
| وہ تھا اولادِ اسرائیل کا مسرد | ✽ | عبادت اور ریاضت میں بڑا فرد |
| ہزار اُس نے مہینے، کی عبادت | ✽ | تھا روزہ دن کو اور شب کو ریاضت |
| بڑا عابد وہ تھا دنیا میں مشہور | ✽ | دل اُس کا نور سے رحمت کے معصور |
| صحابہ نے سنی جب یہ حکایت | ✽ | نبی سے عرض کی اے شاہِ اُمت |
| ہمارے دل میں یہ ارماں رہے گا | ✽ | ہمیں کس طرح وہ درجہ ملے گا |
| ہماری عمر کو تہ، ساٹھ ستر | ✽ | برس کی ہے نہیں اُمید برتر |
| گذرتی ہے تہائی خواب و خور میں | ✽ | تہائی دوسری تن کی فکر میں |
| تلاشِ روزی و مرض و تہاہل | ✽ | چلی در غفلت و سستی تکاہل |
| عبادت کی ملے کب ہم کو فرصت | ✽ | کہ پائیں درجہ اعلیٰ رفعت |
| نبی سُن کر ہوئے دل گیر یہ بات | ✽ | کہ پائے کب مری اُمت مقامات |

تساہل: غفلت کرنا
تکاہل: کاہلی

تبیانِ اجمال: خلاصہ واضح کرنا
صدرِ اجمال: مجفل کی رونق
کو تہاہ: کم

کہاں ایسی عبادت اُن سے ہوئے ✽ غم عقبی کہاں تک دل سے دھوئے
 خدا نے تب نبی کو دی تسلی ✽ یہ نازل سورۃ قدر اُن پہ کردی
 عنایت کر کے یہ مشردہ سنایا ✽ عبادت کر کے یہ شب جس نے پایا
 تو الف شہر سے بہتر ہے اُس کو ✽ یہ اک شب کی عبادت خوب جانو
 روایت دوسری ہوتی ہے مسطور ✽ کہ جس سے جہل کی ظلمت ہو کافور
 کہ اک دن جبریل آئے ہیں لے کر ✽ سلام حق محمد مصطفیٰ پر
 دکھائی عمر اُمت کی نبی کو ✽ کہ اکشر اٹھ اور ستر کی تھی وہ
 نبی نے دیکھ کر یہ عمر کوتاہ ✽ ہوئے آزرده غم سے اور کی آہ
 کہ اس کم عمر میں کیا ہو سکے گا ✽ تلاش رزق یا سودا حشر کا
 عبادت جس قدر ہو جس بشر میں ✽ جزا اُس کو ملے گی اس قدر کی
 دعا حضرت نے کی اے میرے اللہ ✽ قیامت میں عبادت سے بڑھے جاہ
 ہو اگلے انبیا کی اُمتوں کی ✽ بڑی عمروں کے باعث سے ترقی
 ہو کو تہ عمر سے اندک عبادت ✽ مری اُمت کو اس باعث خجالت
 تسلی کے لیے حق نے بھیجائی ✽ نجات اس اُمت احمد نے پائی
 قدر اک رات کی رخصت میں سمجھو ✽ ہزاروں ماہ سے بہتر ہے ہم کو
 روایت تیسری حضرت حسن سے ✽ کہ دیکھا خواب میں یک شب نبی نے
 اُمیہ کی نسل سے بعضے اشرار ✽ کہ بعد حضرت کے منبر پر ہوں اسوار

نجات: شرمندگی
 اشرار: شریکِ جمع
 اسوار: سوار کی جمع

الف شہر: ہزار پہنے
 مسطور: لکھا ہوا
 اندک: کم

- مہینے ہوں ہزار، اُن کی حکومت ❖ کریں گے ظلم دنیا میں بے بدلت
 سب اہل بیت اور اصحاب اک بار ❖ رہیں گے اُن کے پنجے میں گرفتار
 اُٹھے حضرت بہت آزرده خاطر ❖ کہ اُمت پر ہوا یہ ظلم ظاہر
 کہ اولاد اُمیہ ہوئے غالب ❖ بنی ہاشم پہ ایسے ہوں مصائب
 ہوئی تب صبح کو القدر نازل ❖ کہ حضرت کو تشفی ہوئے حاصل
 کہ اُن کی الف مہ کی سلطنت سے ❖ ہے پایا بڑھ کے درجہ شب قدر نے
 رکھا ہے نام اُس کا سورۃ القدر ❖ کہ اس میں ہے بیان لیلۃ القدر
 برس بھر کی عبادت ہوئے یک جا ❖ بڑھا ہے مرتبہ سب عابدوں کا
 جو اُمت نے عبادت سال بھر کی ❖ قدر نیکی کی سب کو آج ملتی
 ولایت، برکت و رحمت تمامی ❖ مناسب مرتبہ قدر گرامی
 خدا سے ملتے ہیں اس شب قدر میں ❖ ثواب و فیض پیدا ہوں بشر میں
 فرشتوں اور ارواح کو معلوم ❖ اسی شب حال نکال ہووے مفہوم
 بزرگی شب قدر کی سب شبوں پر ❖ ہے جیسی ماہ کی تاروں کے اندر
 شرف اس رات کا ہوتا ہے سر قوم ❖ بیاں کرتا ہے راوی سب کو منظوم
 ہے اول شام سے تا صبح صادق ❖ تجھ لائے خدا نور حق یاقین
 اُترتا ہے فلک سے مومنوں پر ❖ دلوں میں نیک بندوں کے ہو انور
 شرف یہ دوسرا روح و ملائک ❖ بحکم حق زمیں پر آئیں یک یک
 ملاقاتیں کریں سب عابدوں سے ❖ مصافحہ آکے کرتے زاہدوں سے

مرقوم: لکھا ہوا

آزرده خاطر: رنجیدہ
الف مہ: ہزار مہینے

علامت اُن کے ملنے کی یہی حبان ✽ کہ لگ جاوے عبادت میں دل و جان
 بدن پر لرزہ آوے دل میں نرمی ✽ ہو گریاں چشم اور سینے میں گرمی
 جو ہوں خوفِ خدا سے موئے استاد ✽ یقین اُس جافرشتے کی ہے امداد
 خدا کے عشق کی بوئے محبت ✽ بجاں پائے رگ وریشے میں لذت
 شرف یہ تیرا قدر آن نازل ✽ ہوا ہے لوح سے بروح کامل
 اسی شب کو سماے اولیں پر ✽ ملا روح الامیں کو وہ سراسر
 محل عز میں اس کو رکھے ہیں ✽ نبی کو آیت آیت لادینے ہیں
 ہوا تینیس برسوں میں وہ اتمام ✽ نزول آغاز سے پھر تا بانجام
 شرف چوتھا کہ خلق جملہ ملکوت ✽ اسی شب میں ہوئے پیدا بحیرو ت
 شرف ہے پانچواں فردوس پیدا ✽ بآرایش ہوا ظاہر ہویدا
 شرف چھٹا خمیس آدم کا اس شب ✽ ملا یا آب سے رحمت کے ہے رب
 محمد (ﷺ) پر پڑھو صلوات ہر بار ✽ شفاعت ہو نبی کی، حق کا دیدار
 روایت ہے ”عزیزیہ“ میں مسطور ✽ کہ جس سے قدر ہے اس شب کی مشہور
 کہ تھے عثمان ابوالعاص ایک دانا ✽ تھا اُن کا عبد اک مسرودِ توانا
 سفر دریا کا کرتا تھا عمر بھر ✽ کہا اُس نے کہ میں دیکھا ہوں اکشر
 برس میں ایک شب شور آب دریا ✽ ہوا کرتا ہے شیریں صاف میٹھا
 کہا عثمان نے جب وہ رات آئے ✽ مجھے تو ہوشیاری سے جتادے

شور: تمکین

شیریں: بیٹھا

سماے اولیں: پہلا آسمان

محل عز: عزت و عظمت کا مقام

عبد: یہاں مراد، غلام

| | | |
|---------------------------------|---|--------------------------------|
| بزرگی رات میں یہ کس سبب ہے | ✽ | کہ کھار پانی میٹھا ہو عجب ہے |
| جوستائیسویں رمضان کی شب | ✽ | گئی آدھی تو عثمان نے کہا تب |
| کہ یہ وہ رات اور وہ وقت آیا | ✽ | کہ ظاہر ہوئے قدرت کا تماشا |
| کہا عثمان نے سچ، یہ کیا عجب ہے؟ | ✽ | کہ اس شب قدر کی دل کو طسب ہے |
| سنو اے مومنو! یہ رمز کی بات | ✽ | خدا کے فضل سے ملتے ہیں درجات |
| بقدر ہمت سرداں ملے احبر | ✽ | کبھی ذرے کو ہو خورشید کی قدر |
| کیا ایسا معین فضل غفار | ✽ | کہ محنت ہوئے کم اور احبر بسیار |
| رکھا مخفی کہ تا اس کی بڑھے قدر | ✽ | جواہر سے ہوا پتھر کہیں فخر |
| ہر اک جمعے میں یوں اک وقت آئے | ✽ | کہ جو منہ سے دعا مانگے سو پائے |
| ہے سارے سال میں پوشیدہ اک شب | ✽ | کہ ہر شب کی بڑی سمجھیں قدر سب |
| ہے اک سو نام میں اک اسم اعظم | ✽ | کہ ان سب نام کو پڑھتے رہیں ہم |
| ولی کو اپنے بندوں میں چھپایا | ✽ | کہ سب بندوں نے جس سے قدر پایا |
| ہے وجہ تسمیہ اس شب قدر کا | ✽ | بزرگی سے ہے یا تقدیر اشیا |
| ”جواہر“ کے مفسر یوں لکھے ہیں | ✽ | قضا و قدر کے معنی کیے ہیں |
| کہ مضر و صحت و روزی و آجال | ✽ | برس بھر کے غم و شادی کا احوال |
| برات اس کی لکھیں در نصف شعبان | ✽ | کریں تقدیر سے ظاہر بر رمضان |
| تعیین گرچہ اس کا ہوئے دشوار | ✽ | ولے ظاہر حدیثوں میں ہے آثار |

وجہ تسمیہ: نام رکھنے کا سبب
آجال: اجل کی جمع، موت

رمز: اشارہ
بسیار: زیادہ
جواہر: جوہر کی جمع، بیش قیمت پتھر

کہ ہے رمضان کے آخر دہے میں ✽ حساب وتر کا اکیس سے لیں
 جو ہے تینیس اور پچیس پہچان ✽ ہے شانیں اور انتیس میں جان
 انھیں پانچوں شبوں میں ایک ہے شب ✽ حدیثوں کا یہی ہوتا ہے مطلب
 ہے ابن عباس سے تخصیص یہ بات ✽ حروف لیلة القدر ہے کنایات
 یہ نو حرفوں کو ٹو گن تین باری ✽ ہو شانیں پر اس کی شماری
 اسی باعث ہے شانیں میں رات ✽ کہ اس سورت میں پائے یہ اشارات
 روایت دوسری ہوتی ہے مذکور ✽ کہ گل سورت کے کلمے تیس مشہور
 ہی اس میں ہے شانیں وال لفظ ✽ ضمیر شب قدر کا ہے نشان لفظ
 کہ شانیں پر اس کا عدد ہے ✽ اسی تفسیر تک دانش کی حد ہے

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ

ہے ارشاد خدا ہم نے برمضان ✽ کیا شب قدر میں نازل ہے قدر
 تو کیا جانے ہے اس شب کی بزرگی ✽ کہ کیا ہے قدر ایسے شب قدر کی
 کہ اس شب میں ہوائے نور چلتی ✽ تتاری مشک، کو عنبر سے ملتی
 تجلی نور وحدت کی ہو ظاہر ✽ دلوں پر عارفوں کے فضل قادر
 ملے خلعت ولی کو قطبیت کی ✽ معارف کشف دل اور غوثیت کی
 ہر اک کی قدر ہے اس شب میں بڑھتی ✽ کرامت غیب کی خوبی سے ملتی

نور وحدت: توحید کی روشنی، تجلی الہی

معارف: معرفت کی جمع، خدا شناسی

کشف: ظاہر ہونا، کھلنا

تتاری مشک: تاتار کے ہرن کی ناف سے نکلی مشک

مشک: وہ خوشبودار سیاہ رنگ جو ایک قسم کی ہرن کی ناف سے نکلتا ہے

عنبر: ایک سیاہ رنگ کی خوشبو

کہ فیضِ ابر سے اس خاک کے گل * نکلتے ہیں تر و سرسبز سنبل
ہزاروں رنگ و بو گلہائے خنداں * بنی فدرش زمیں کانِ بدخشاں
ہر اک دل میں چمک اور رنگ ہے اور * نظر آئے خدائی کا جہا طور
بہارِ ستاں ہو سینہ غنچہِ حباں * پھلے پھولے جو ہوئے فضلِ سبحاں
لگے پھل شاخ پر اُمید کے تب * برس بھر کی ہو محنت چیز اُس شب
خدا اب فضل سے شبِ قدر کی رات * عیاں ہم پہ کرے اور عفوِ زلات
گناہیں بخش دے اور خوبی دارین * کرے سب حاضر و پر فضل دن رین
نصیبوں سے اگر مل جائے وہ رات * تو کفارہ ہو سب عصیانِ عُصاات
اسی باعث رکھے ہیں اُس کو مستور * کہ تا انساں نہ ہو وے اِس پہ مضرور
گناہوں میں رہے وہ عمر بھر سب * عبادت ایک شب کی وہ کرے تب
بنے بے خوف، کھوئے اپنا ایماں * عبادت سے ہو بے ایماں کو کیا ماں
رجا و خوف میں رہتا ہے ایماں * نہ ہو بے خوف ہرگز یہ یقین حباں
لکھے ”غنیہ“ میں یوں محبوبِ سبحاں * غیاثُ الحق، برحق، شاہِ جیلاں
علاماتوں میں اُس شب کے مقرر * بیاں حضرت نے فرمایا ہے یوں کر
کہ ہے شبِ قدرِ رمضاں میں یقینی * نشانی اُس کی سُن اے اہلِ دینی

عفو: معافی
زلات: لغزشیں، غلطیاں
عُصاات: عصیاں کی جمع، گناہ گار

سنبل: ایک قسم کی خوشبودار گھاس، بال چھڑ
گلہائے خنداں: مسکراتے ہوئے پھول
بدخشاں: ایک مشہور شہر جہاں سونے اور لعل کی کانیں ہیں

ہوا اُس رات کی ہو معتدل خوب ❖ برابر سردی و گرمی ہو مرغوب
 نہ گرمی اور نہ سردی ہو زیادت ❖ ہو حیوانوں میں آسائش نہایت
 دوم یہ ہے نشان اُس شب کا ممتاز ❖ سُنے ہرگز نہ کوئی کتے کی آواز
 یہ ہے تاثیر اُس شب کی نمودار ❖ رہیں خاموش سب سگ ہائے بازار
 سوم وقتِ فجر جس وقت خورشید ❖ اُفتِ پر ہو طلوعِ صبح اُمید
 مثالِ طشت ہوئے زرد و بے نور ❖ رہے تیزی سے اور گرمی سے وہ دور
 علامات ایسی ہوں جس شب میں ظاہر ❖ وہی شب قدر ہے با شان زاہر
 الہی از طفیل سورۃ القدر ❖ طفیل روح و بہر لیلۃ القدر
 طفیل انبیا و اولیا کے ❖ طفیل صالحان و اصفیا کے
 طفیل عابدین لیلۃ القدر ❖ طفیل زاہدان لیلۃ القدر
 ہماری سب جماعت کے گناہاں ❖ عفو کر، بخش دے غلاق بجاں
 محمد (ﷺ) پر پڑھو صلوات ہر بار ❖ شفاعت ہو نبی، حق کا دیدار

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ

وہ ہے شب قدر افضل اور برتر ❖ ہزار ایسے مہینوں سے ہے بہتر
 کہ جس میں شب قدر ہوئے نہ ظاہر ❖ کہ اُس کے فہم سے ہے درک قاصر
 اگر چہ ہر شب و ہر روز دیکھو ❖ تجلی نور حق مطلق کی سمجھو

طلوع صبح اُمید: امید کی صبح آنا
 زاہر: کھلا ہوا پھول / روشن
 فہم: سمجھ
 درک: معلوم کرنا

معتدل: اعتدال والا / درمیانی درجے کا
 مرغوب: ڈرایا گیا
 زیادت: زیادتی / فراوانی
 سگ: ستا

- لکھا ”تفسیرِ رحمانی“ میں افضل ❖ کہ معنی روح کے ہیں عقلِ اول
- وہ جس سے معرفت ہو رب کی حاصل ❖ کہ ہو فیضانِ حقانی بھی کامل
- غرض اشخاصِ روحانی مقرر ❖ فرشتے اور جببریل اُن میں مل کر
- ز میں پر روحِ انسانی کی خاطر ❖ کہ جس میں جن فرشتے کی ہے نادر
- وہ آتے ہیں کہ تا فیضانِ بڑھائیں ❖ ملائکہ جو ہر اک انساں بنائیں
- جو ہو ان سب کی خاصیت پہ اشمل ❖ ہو بعض انساں فرشتوں بھی افضل
- فرشتوں اور ارواحوں کا فیضان ❖ بناتا ہے سبھی اجماع کو حبال
- ملے گر ایک جہاں ربع عناصر ❖ مزاج اس میں ہو پنجم چیز ظاہر
- خدا نے جب کیا انساں کو پیدا ❖ فرشتے کا دیا ایک اُس کو حصہ
- وہ ہے شوق و عبادت، معرفت، نور ❖ محبت اور غم خواری میں مجبور
- دوم حصہ دیا حیوان کا اُس کو ❖ کہ شہوت کھانے پینے کی اسے ہو
- سوم حصہ دیا از نفسِ شیطاں ❖ غضب اور سرکشی کا وہ ہے ساماں
- فریب و نخوت و غصہ تکبر ❖ ہمیشہ مغز میں انساں کے پُر
- دیا پھر عقل و دراندیش اور علم ❖ مروت، صبر و تقویٰ، خوف اور علم
- کرے تا طبع کو ہموار ایسی ❖ اطاعت میں فرشتوں کی ہو جیسی
- تو وہ انساں فرشتوں سے ہے بہتر ❖ محبت سے خدا کے دل منور
- طبیعت گر پھنسی دنیا سے دوں میں ❖ رہا غفلت سے شہوت کے جنوں میں

حلم: نزمِ دلی/ بردباری

دنیا سے دوں: حقیر دنیا

ملائکہ جو: فرشتہ صفت

اشمل: پورا

مجبور: جدائی کا مارا

کہ لائے ہیں بہت جنات ایساں ❖ کسی نرسل کو یہ رتبہ تھا حباں
سوم ہے ”لیلۃ حکم و قضا“ ❖ کہ ہے وہ شب براست جملہ اشیا
کہ اُس میں ہو مقرر سارے احکام ❖ قدر کی شب میں پھر پائیں سر انجم
چہارم ”لیلۃ القربت“ ہے سمجھو ❖ ہوئی معراج اُس میں مصطفیٰ کو
مکان قوسین کا ادنیٰ وہاں تھا ❖ محب محبوب تھا اور لامکان تھا
ہے پنجم ”لیلۃ القدر“ ایسی برتر ❖ تراسی سال سے خوبی میں بہتر
ملے گرمی میں وہ رات اک بار ❖ تو بیڑا دو جہاں میں ہوگا پھر پار

تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا

اُترتے ہیں فرشتے آسماں سے ❖ مٹھروں میں بھی ہیں ساتھ اُن کے
زمین پر آکے سب شہروں میں پھرتے ❖ جو ہو بیدار اُس کو جاکے ملتے
کہ تا احمد کی اُمت بچ پیدا ❖ فضیلت اور رحمت ہو ہویدا
ملے لذت عبادت کی بدل نور ❖ یہ برکت سے ہو غفلت دل کی سب دور
سماوی اور ارضی کیفیت جب ❖ بہم یک جا ہوں معجونِ مرکب
سحابِ غیب کا فیضانِ باری ❖ شہادت میں کرے گو ہر نشاری
قبول فیض سے نقص ہوئے کامل ❖ ہر اک مومن ہو اس رحمت میں شامل
رسیدہ ہوئے میوہ اُس ہو اسے ❖ اگر ہے خام بھی، پختہ ہو جائے

لیلۃ الایجاب: قبولیت کی رات
لیلۃ الحکم و قضا: قضا و قدر کی رات
لیلۃ القربت: اللہ نزدیکی و قربت کی رات
مطہر: پاک
سماوی: آسمانی
ارضی: زمینی
سحاب: ابر
گو ہر نشاری: موتی لٹانا

- یہی ہے بھید جمعیت سے دل میں ❖ جماعت کی نمازوں میں بھی دیکھیں
- کہ جتنی ہو جماعت بیش تر واں ❖ ثواب اتنا بڑھے بافضل و احساں
- دعا میں سب جماعت ہاتھ اٹھائے ❖ اُمید مغفرت سب کی بر آئے
- اسی باعث دعا سب کی ہو مقبول ❖ خدا کے فضل سے مطلب ہو موصول
- ملیں سب خام دھماگے ایک جاگر ❖ جماعت کے سبب قوت ہو اکثر
- مفسر اور سبھی ارباب اخبار ❖ کیے ہیں روح کے معنی میں گفتار
- کہا بعضوں نے وہ روح الایں ہے ❖ جسے اس شب کو یوں سیر زمیں ہے
- کہ ہمراہ ملائک وہ بھی آئے ❖ لقا رحمت کا لوگوں کو دکھائے
- گذر اُن کا جو عبادوں میں ہوئے ❖ تو آنسو سے وہ میل دل کو دھوئے
- نشانی اُس کے ملنے کی مقرر ❖ کہ مَواستادہ ہوں سارے بدن پر
- بہت رقت دلوں میں ہوئے پیدا ❖ ہو نور ایمان کا رخ پر ہویدا
- ملک اعظم ہے بعضوں نے لکھا ہے ❖ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے
- کہا ہے روح اک قسم فرشتہ ❖ کہ نور قدس سے وہ ہے سرشتہ
- ہے صورت میں وہ جیسا شکل انساں ❖ ہے سیرت میں ملک وہ صاحب ایں ثاں
- کہا ہے روح جانِ نوعِ آدم ❖ کہا کہ روح ہے عیسیٰ وہ خوش دم
- کہا ہے روح وہ جبیل الطہر ❖ کہا ہے روح وہ جانِ تیمبر
- کہا ہے روح امر رب حقیقت ❖ حیات و فیض کا عین بصیرت

رسیدہ: پہنچا ہوا
لقا: ملاقات/چہرہ
عُبادوں: عابد کی جمع۔ عباد، عبادوں (جمع الجمع)

ارباب اخبار: نیک لوگ
سرشتہ: ملا ہوا
جانِ نوعِ آدم: انسانوں کی جان

- لکھا ”تفسیرِ رحمانی“ میں افضل ❖ کہ معنی روح کے ہیں عقلِ اول
- وہ جس سے معرفت ہو رب کی حاصل ❖ کہ ہو فیضانِ حقانی بھی کامل
- غرض اشخاصِ روحانی مقرر ❖ فرشتے اور جببریل اُن میں مل کر
- ز میں پر روحِ انسانی کی خاطر ❖ کہ جس میں جن فرشتے کی ہے نادر
- وہ آتے ہیں کہ، وہ فیضانِ بڑھائیں ❖ ملائک خُوراکِ انساں بنائیں
- جو ہو ان سب کی خاصیت پہ اشمل ❖ ہو بعض انساں فرشتوں سے بھی افضل
- فرشتوں اور ارواحوں کا فیضان ❖ بناتا ہے سبھی اجماع کو حبال
- ملے گر ایک جہا ربع عناصر ❖ مزاج اس میں ہو پنجم چیز ظاہر
- خدا نے جب کیا انساں کو پیدا ❖ فرشتے کا دیا ایک اُس کو حصہ
- وہ ہے شوق و عبادت، معرفت، نور ❖ محبت اور غمِ خواری میں مجبور
- دوم حصہ دیا حیوان کا اُس کو ❖ کہ شہوت کھانے پینے کی اسے ہو
- سوم حصہ دیا از نفسِ شیطان ❖ غضب اور سرکشی کا وہ ہے سامان
- فریب و نخوت و غصہ تکبر ❖ ہمیشہ مغز میں انساں کے پُر
- دیا پھر عقل و دراندیش اور علم ❖ مروت، صبر و تقویٰ، خوف اور علم
- طبیعت کو کرے ہموار ایسی ❖ اطاعت میں فرشتوں کی ہو جیسی
- تو وہ انساں فرشتوں سے ہے بہتر ❖ محبت سے خدا کے دل منور
- طبیعت گر پھنسی دنیاے دوں میں ❖ رہا غفلت سے شہوت کے جنوں میں

حلم: نزمِ دلی/ بردباری

دنیاے دوں: حقیر دنیا

ملائک خُوراکِ فرشتہ صفت

اشمل: پورا

مجبور: جدائی کا مارا

بنا پھر نفس شیطان کا وہ بندہ ❖ ہوا تب بیضہ دل اُس کا گندہ
 وہ حیوانوں سے پھر بدتر ہوا ہے ❖ سزاے نار دوزخ کا بنا ہے
 اگر سب خصلتوں کو رکھ کے قائم ❖ رہا ثابت شریعت پر وہ دائم
 کیا دنیا میں رہ کر دین داری ❖ وہ ہے انساں سزاے فضل باری
 جھکے گر کھانے پینے میں جو انساں ❖ تو غافل ہو بنے بدتر ز حیواں
 ملائک کے خصال بھول جائے ❖ عبادت میں کہاں لذت وہ پائے
 رہے فکرِ معیشت میں وہ غلط ❖ نہ رکھے اک ذرا پرواے ایماں
 وہ نفسانی کی خواہش میں شب و روز ❖ نہ ہو عسrfان کا دل میں کبھی سوز
 اگر اسلام کی عادت بموجب ❖ رکھے روزہ تو ہو محبوب دل تب
 اگر نیت ہے ثابت پاکِ اخلاص ❖ تو پائے شب قدر کی نعمتیں خاص
 ملے لذتِ عبادت کی اُسے خوب ❖ بدل ہو معرفت پھر اُس کی مرغوب
 ملائک نورِ عرفاں اُس کے دل میں ❖ بھریں اور رغبت طاعت بڑھائیں
 صفت انساں کی ہو پھر اُس میں پیدا ❖ نجاتِ آخروی کا ہوئے شیدا
 معاف ہوں سال بھر کے سب گناہاں ❖ بنے صالح طفیل ماہِ رضاں
 اسی باعث ہوئی شب قدر انور ❖ کہ روحانی اُتر آئے زمیں پر
 یہاں سے نیک بندوں سے ملے جا ❖ نمازیں مسجدوں میں پڑھ کے اخفا
 جو بندہ جاگتا اُس وقت ہوئے ❖ عبادت بیچ شوقِ دل سے روئے

سزاے فضلِ باری: اللہ کی عنایات کا مستحق

خصائل: عادات

اخفا: چھپا ہوا

حرام آتش رہے دوزخ کی اُس پر ❖ گنہ ہوں عمر بھر کے عفو یک سر
عجائب رحمت و برکات اُس رات ❖ زمیں پر ہوئیں ظاہر ذی کرامات
ترقی ہو نظر کی دور بینی ❖ ہو پیدا معرفت دل میں یقینی
مزاج انسان کا باحسان اظہر ❖ فرشتے کی طرح جاسے فلک پر
ترقی پائے دل میں نور ایسا ❖ اندھیری رات میں خورشید تاباں
خواص روح باکیف فرشتہ ❖ بنور حق ہواں میں سرشتہ
ہو خلعت سے ولایت کے سرفراز ❖ مقام قرب میں پھر ہوئے ممتاز
ہمیشہ سیر روحانی میں واصل ❖ ہر اک شب، شب قدر ہو اُس کو حاصل
طفیل نیک واں عاصی کو بخشے ❖ عجب کیا حق تعالیٰ کے امر سے
محمد (ﷺ) پر پڑھو صلوٰۃ ہر بار ❖ شفاعت ہو نبی کی، حق کا دیدار

بِأَذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ

بحکم رب اترتے ہیں زمیں پر ❖ ملائک سات ارواحوں کو لے کر
سب اس سیر حق کا یوں ہے مشہور ❖ نجات اُمت احمد ہے منظور
یہ فیض عام میں ہو کر کے شامل ❖ نجات آخرت کرتا ہے حاصل
مسرید و پیر کے فیضانِ باطن ❖ ہیں بے محنت اسی شب بچ موقن
سبھی کے پیر و مرشد ہیں محمد (ﷺ) ❖ طفیل اُن کے ہے رحمت فیض ممین

موقن: یقین کرنے والا

ممنند: دراز کیا گیا

- طریقت کا مسزہ اس شب کے اندر ❖ ہر اک عامی کو بھی ملتا ہے اکشر
- کرم کے خوان پر جب ہوئے دعوت ❖ وسیلے کے طفیلی جہائے امت
- جو اذن عام شب کو ہوئے مشہور ❖ کریمی کی صفت سے خوان معصور
- کھلا دروازہ بھی ہوئے فجر تک ❖ کوئی مانع نہیں پھر اس میں بے شک
- ہر اک بھوکا چلا جائے وہاں پر ❖ کرے دل سیرِ نعمت سے سراسر
- ہر اک نعمت سے جو کچھ اس کو بھائے ❖ اسی مالک کے یاں سے خوب کھائے
- یہ گھر بیٹھے کھلاتا نعمتیں خاص ❖ سبھی مقصد دلاتا ہے باخلاص
- ہوا منظور اس کو بہر فیض ❖ کہ ناقص کو کرے کامل باحاصل
- ہے ”غنیہ“ میں روایت ایک اظہار ❖ فرشتے شب قدر میں آئیں بسیار
- رہیں جبریل بھی اُن سب کے ہمراہ ❖ ملائک فوج فوج اور روح ہوشاہ
- علم لائیں برابر اپنے وہ چار ❖ معطر نورِ رحمت سے گہر بار
- پھریرے کھول دیں از غرب تا شرق ❖ سبھی ہوں نورِ غفراں میں وہ غرق
- کریں استادہ کعبے پر بعظمت ❖ مدینے میں دوم با فیض و عظمت
- لگائیں قبۃ احمد کے اوپر ❖ کہ ہو خوشبو ہوا اس سے سراسر
- سوم بیت المقدس پر لگائیں ❖ چہارم طورِ سینا پر چڑھائیں
- کہیں تب جبریل اس وقت لاکار ❖ فرشتوں سے کہ اے افواجِ غفار
- پھرودنیا میں درہر شہر و دیار ❖ بہر مسجد مکان و راہ و بازار
- فجر تک سب زمیں کی سیر کرنا ❖ ہر اک مومن سے لطف و خیر کرنا

کرو تم اُمّتِ احمد کی خاطر ❖ بہ تسبیح و بہ تقدیس و مذاکر
 باستغفار و تہلیل و مناجات ❖ مسلمان سے ملو بلاؤ حاجات
 خصوصاً باطنی فیض مسلسل ❖ جو قدر یہ میں ہیں بانقش افضل
 علائی چشتیہ کا فیض و انوار ❖ ہے چودہ خانوادوں میں نمودار
 بھر و دل میں مسلمانوں کے جا کر ❖ بچے اُمّت میں نہ محروم و مضطر
 فرشتے حکم کے تابع ہو آئیں ❖ سبھی کے گھر میں وہ برکات لائیں
 بھریں ہر اک کے دل کے گھر میں انوار ❖ بلفیض خاص روحانی فرح بار
 سبھی قریات و شہروں میں وہ جائیں ❖ ہر اک گھر میں مسلمان کے سمائیں
 و لیکن ہو خمر خنزیر یا کلب ❖ جُب ناپاک ہووے یا سیہ کلب
 نہ جائیں اُس کے گھر میں وہ ملائک ❖ کہ ان اشیاء سے ہو موجود اگر اک
 رہے محروم وہ برکت سے اُس رات ❖ نہیں ملتے قدر سے اُس کو درجات
 فجر تک بانٹتے پھرتے ہیں رحمت ❖ برکت رزق و عمر و مال و صحت
 فجر ہوتے مدینے بچ جائیں ❖ علم چاروں جگہ سے لے اٹھائیں
 چڑھیں افلاک پر با شانِ اطہر ❖ جو پہنچیں آسمانِ اولیں پر
 کہے دربانِ تب اول فلک کا ❖ کہاں سے آئے ہو سب مل کے اس جا
 کہیں جبریل یہ ہے لیلۃ القدر ❖ محل اُمّتِ احمد ہوا صدر

خنزیر: سور
 کلب: کتا
 جُب: ناپاک

فرح: خوشی
 قریات: قریہ کی جمع، شہر و دیہات
 خمر: شراب

کہے پھر وہ فرشتہ اُن سے خوش ہو ❖ حقیقت امتِ احمد کی بُو لو
 دیا کیا حق نے ان کو قدر و درجات ❖ دیا کیا کیا فضیلت اور کرامات
 کہیں جسبریل بالتفصیل اجمال ❖ سبھی نیکیوں کا اس امت کے احوال
 کیا رحمت خدا نے صالحوں کو ❖ شفاعت سے ہے بخشا طالحوں کو
 یہ سن کر سب فرشتے خوش بخوش ہوں ❖ شریکِ حمد اور تہلیل حق ہوں
 خوشی کا جوش ہوئے ہر ملک میں ❖ پڑے تب غلغلہ ساتوں فلک میں
 رسول اللہ کی امت ہے مغفور ❖ انہیں پر ہے خدا کا لطف موفور
 کہ ہوتی دوست کی سب بات مرغوب ❖ کہ ہے محبوب امت کی بھی محبوب
 وہاں سے آسمانِ دُؤمی پر ❖ اسی تکرار سے پھر گفتگو کر
 چلے جب آسمانِ ہفت میں کو ❖ کریں شکر اس مکان کو اور میکیں کو
 مقامِ سدرہ پر پہنچے ہیں یک بار ❖ ہوئی تسبیح سے اس جابے تکرار
 سُنئے جنت کے سب حوران و غمماں ❖ کہ کیا شبِ قدر اور امت کی کیا شاں
 کریں تسبیح سب مل کر کے آواز ❖ کہ جنت سے ہو یہ امت سرافراز
 یہ سُن کر عرشِ اعظم کو ہوا پھر جوش ❖ کھلیں آواز سے پھر اس کے سب گوش
 کرے آواز سے تسبیح و تہلیل ❖ بیاں محبوب حق کی قدر و تجلیل
 خدا دانا ہے اور بینا ہے سب کا ❖ کرے آواز سب قدرت کے لب کا

تجلیل: بزرگی کرنا/عزت کرنا

طالحوں: بدکاروں

موفور: تمام کیا گیا/زیادہ کیا گیا

سرافراز: سر بلند

کیا تو کس سبب اے عرشِ اعظم ❖ یہ خوش آواز بافرح مکرم
 کہے تب عرش اے داناے غفار ❖ کہ تو نے امتِ محبوب مختار
 یہ کل شبِ قدر کو اپنے کرم سے ❖ گنہ بخشا بھی کے تو رحم سے
 مجھے ہے اس خبر سے شادمانی ❖ کیا میں شکر سن یہ مہربانی
 کہے حق سچ ہوئی رحمت ہماری ❖ کہ بخشا ہم نے سب کو ایک باری
 نہیں موقوف بخشائش بطاعت ❖ فقط یاں عاصجزی پر ہے عنایت
 عوض کب ہے عبادت کا یہ فیضال ❖ یہاں ذرہ بنا خورشیدِ تاباں
 دیا ہے جان جسم و عقل و ایمان ❖ کیا اس کے عوض میں کیا زانان
 یہ اسرارِ خدا ہے بند لب کر ❖ تزلزل ہوں قدم اس جاپہ اکثر
 محمد (ﷺ) پر چڑھو صلوٰت ہر بار ❖ شفاعت ہو نبی کی، حق کا دیدار

سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ

سلامت ہے وہ شب از شرِ شیطان ❖ طلوعِ صبح تک ہے امن و آماں
 رہیں شیطان مقید رات بھر سب ❖ کہ تا بندے نہ پہکیں از روئے رب
 روایت ہے ہمیشہ شام کے وقت ❖ شیطاں سیر کرتے ہیں بکشت
 بہت بندوں کو با صد حیلہ و زور ❖ گراتے ہیں ہلاکت میں بدستور
 عمل میں نیک کے شبہات ڈالیں ❖ ثوابِ خیر کا درجہ گھٹائیں

آمان: آمان

حیلہ: بہانہ

بخشائش: عنایتیں/عطا

تزلزل: پھسلنا

شرِ شیطان: شیطان کی شرارت

نشہ و سوا س کی سینے میں بھرتے ❖ ہر اک خطرے سے فاسد دل کو کرتے
 تہائی رات تک رہتا ہے یہ شور ❖ تہائی دوسری میں خواب کا زور
 تہائی آخری شب کی ہے لائق ❖ تہجد اور عبادت کے موافق
 ہوئے مغرب عشا نزدیک و فرض ❖ کہ شیطاں کی گھٹے سب قوت و غرض
 ادا جس نے کیا یہ فرض کامل ❖ نجات اُس کو ہو پھر شیطاں سے حاصل
 غرض شب قدر کو حکم خدا سے ❖ فرشتے آتے ہیں روئے ہوا سے
 پکڑتے ہیں شیطانیوں کو اک جا ❖ مقید کرتے ہیں در قعر دریا
 کہ ان بندوں کو نیکی اور دعائیں ❖ نہ ہو کوئی مزاحم مدعا میں
 ”مفاتیح الجنان“ میں یوں لکھا ہے ❖ کہ اس شب قدر کا درجہ بڑا ہے
 پڑھو توبہ و استغفار و اذکار ❖ خصوصاً غفویٰ ادعیہ کو دس بار
 معاف ہوئیں گئے ساری عمر کے ❖ مشائخ نے لکھا تحقیق کر کے
 پڑھے سور کعتیں اس شب کے اندر ❖ ثواب شب قدر پائے وہ اکشر
 ہر اک رکعت میں الحمد کو پڑھ کر ❖ کرو ضم سورۃ القدر اے برادر
 پڑھو سہ بار اخلاص اور رکوع کر ❖ بدیں ترتیب ہر رکعت مقدر
 روایت دوسری میں بار رکعت ❖ کہ بعد الحمد کے القدر سورت
 پڑھے سہ بار اور دہ بار اخلاص ❖ ہر اک رکعت کی یہ ترتیب ہے خاص

ضم: ملنا

قعر دریا: دریا کی گہرائی

مزاحم: روکنے والا

ادعیہ: دعا کی جمع

برنج و شیر یا جغرات و شکر ✽ طعام مستحب اس شب کے اندر
جواک خیرات اس شب میں کرے گا ✽ اُسے ستر مسرات اجبر ہوگا
ہوئی ہے ختم مجلس اجبر پر خوب ✽ مسلمانوں کے دل کو ہوتے مرغوب
الہی از طفیل لیلۃ القدر ✽ طفیل مصطفیٰ فردوس کے صدر
عفو کر راقم وقاری کے عصیاں ✽ سبھی حضار مجلس کے گناہاں
جو کوئی حاضر ہے سنتا مسلمان ✽ سبھوں کو بخش دے رزاق رحماں
گنہ کو بخش تو رحماں خدا ہے ✽ یہی اشرف کے دل کا مدعا ہے
ہوئی ہے ختم یہ مجلس یہاں پر ✽ ہے پندرہویں مہ رمضان کی خوشتر
ہے بارہ سو آن اتنی سال ہجرت ✽ بھی ہے روز جمعہ با شان رحمت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پڑھو صلوٰت ہر بار ✽ شفاعت ہو نبی کی ، حق کا دیدار

تمام شد مجلس لیلۃ القدر



برنج: چاول
شیر: دودھ
جغرات: دہی

الوداع رمضان المبارک

- کس کی رخصت کا یہاں سامان ہے ❀ کس کی فرقت سے یہ دل حیران ہے
جس میں کہ نازل ہوا قرآن ہے ❀ ماہِ رحمت یہ مہِ رمضان ہے
الوداع اے ماہِ رمضان الوداع ❀ تیس دن کا تھا تو مہمان الوداع
کیا مبارک ماہِ رمضان شریف ❀ ہو تلاوت جس میں قرآن شریف
صاحبِ برہان مہمانِ شریف ❀ صبر و طاعت میں لگا جانِ شریف
الوداع ہے آج اس محسوس کی ❀ جس کے آنے کی نہایت دھوم تھی
کیا خوشی تھی جس کے آنے کی یہاں ❀ شاد و خرم سب ہوئے تھے مومن
مسجدیں آراستہ دل شاد ماں ❀ شہرِ رمضانِ الدینی تھا بزبان
دل لگا کر جلد رخصت کر گئے ❀ داغِ فرقت دل پہ کیا کیا دھر گئے
وہ رواں تھے اور دواں تھے اس کے دن ❀ اور وہ پڑاں ہوئے پر بالِ بن
صبر و ہمت ہو گئے ہیں مسرتہن ❀ جس کی شا کرتھی زباں دلِ مومن
کیا محبت کر کے یہ ہجراں دکھائے ❀ کب سنیں گے ہم کہ پھر رمضان آئے

فرقت: جدائی

مؤمن: امانت دار

ہجراں: جدائی

پڑاں: پریدن کا اسم فاعل، اڑنا

مُرتہن: کسی دوسرے شخص کا زیور وغیرہ رہن رکھنے والا

روزہ داروں کو پریشاں کر چلے ❁ سینہ بریاں چشم گریاں کر چلے
مسجدوں کی زیب ویراں کر چلے ❁ مغفرت کا خوب ساماں کر چلے
روزِ محشر سمتِ جنت کے بلاؤ ❁ چہرہ تم حضرت سلامت پھر دکھاؤ

بابِ ریاں ایک جنت کا ہے در ❁ جو رکھے روزہ اُسی کا ہے وہ گھر
سب فرشتے واں کے میں رشکِ قمر ❁ یوں کہیں اے صائم والا گھر
روزہ رکھو! جلد آؤ اس جگے ❁ انتقاری میں تمہارے ہم کھڑے

روزہ داروں کا گذر محشر میں ہو ❁ جو موکلِ ماہِ رضاں کا ہے سو
صائموں کو دیکھ کر پہچانے وہ ❁ جن کے منہ کی بھاپ ہوئے مشک بو
اُمتِ احمد کے روزہ دار آؤ ❁ درگھلا جنت کا ہے تشریف لاؤ

روزہ ہے صابونِ عصیاں بے گماں ❁ جیسا دھو بی میل سب چھانٹے یہاں
صاف جامہ پاک تن کر دے وہاں ❁ ہووے خوشبو سے معطر جسم و حباں
ہے کلیدِ خلد یہ ہشیار ہو ❁ رحمتِ حق خاص روزہ دار کو

گھر: موتی
کلید: کنجی/چابی

سینہ بریاں: جلا ہوا/بھٹنا ہوا سینہ
چشم گریاں: روتی آنکھ
صائم: روزہ دار

کھیا لکھوں اوصافِ رمضان کا بیاں ❁ میں حدیثیں سات سو اس میں عیاں

آشکارا سب پہ اس کی عنز و شال ❁ آیتِ خلاقِ ارض و آسماں

کب ملے گا ماہِ رمضان کا ہمیں ❁ انتظارِ سال بھر کرتے رہیں

دس ہیں اول کے سبھی رحمت کی شان ❁ مغفرت کے دس ہے اوسط درمیان

آخری دس عتقِ آتش سے توجہ بان ❁ پائیں آزادی سقر سے عاصیان

قدر پہچانا نہیں رمضان کی ❁ ہم نے کچھ خاطر نہ کی مہمان کی

یا الہی حرمتِ خیر الانام ❁ حرمتِ تسبیح تراویح و صیام

از طفیل روزہ داراں نیک نام ❁ از طفیل شب قدر رحمت مدام

بخش ہم کو دے مراد دل تمام ❁ خیریت سے پھر دکھا ماہِ صیام

واہ رمضان المبارک آئے تھے ❁ دن تمہارے گنتے گنتے ہو گئے

خوب ایساں کا مسزہ بتلا دئیے ❁ صائموں سے دل لگائے اور چلے

رحمت حق مومنوں پر لائے تھے ❁ سب گناہوں کو یہ دھونے آئے تھے

عتق: آزاد

سقر: جہنم

مدام: ہمیشہ

آپ کے تشریف لانے کی خوشی ❀ ہم مسلمانوں کو ہوتی ہے بڑی
مرحبا پڑھتا ہر اک جاہل کوئی ❀ ہم سے کچھ خدمت و لے نا ہو سکی
سچ لکھا ہے عالموں نے یہ مثال ❀ ہوئے نعمت کی قدر بعد زوال

قدر کی شب آج ہے گر قدر ہے ❀ ہر ستارہ آج روشن بذر ہے
جس نے پایا اُس نے پایا صذر ہے ❀ بے عمل بھی کہنا گویا غدر ہے
دے طفیل ماہِ رمضان اے خدا ❀ شب قدر کے قدر کی ہم کو جزا

یا الہی حرمتِ صوم و صلاۃ ❀ حرمتِ رمضان تراویح و زکاۃ
حرمتِ شب قدر و قرآنِ ذی صفات ❀ سامعین و حاضرین کو دے نجات
دو جہاں میں بخش اشرف کو کریم ❀ مرحمتِ انعام جناتِ النعیم

تمام شد



www.mushahidrazvi.wordpress.com

www.barkaatlibrary.blogspot.in